REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴

جلد ۴۹/۱۴ ‖ یکم احسان ہش ۱۳۳۹ ‖ یکم جون ۱۹۶۰ء ‖ نمبر ۱۲۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۳۱ مئی بوقت سوا نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ شام کو کچھ اعصابی بے چینی ہوگئی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے درود و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ امین

پاکستان، برطانیہ، امریکہ اور بعض دوسرے ملکوں نے ترکیہ کی نئی حکومت کو تسلیم کرلیا

ترکیہ کا نیا آئین چھ ہفتے تک مرتب ہو جائیگا۔ جنرل گرسل کا بیان

انقرہ ۳۱ مئی۔ پاکستان، برطانیہ، امریکہ اور ایران نے ترکیہ کی نئی حکومت کو تسلیم کرلیا ہے۔ اور سوڈان اور یونان اسے عنقریب تسلیم کرلیں گے۔ کراچی میں اعلان کیا گیا ہے کہ سفیر پاکستان متعین ترکیہ نے حکومت ترکیہ کو اطلاع دی ہے کہ پاکستان نے جنرل گرسل کی نئی حکومت کو تسلیم کرلیا ہے موصولہ اطلاعات کے مطابق ترکیہ کی نئی حکومت نے مسٹر ایس۔ ایم حسن سفیر پاکستان سے درخواست کی تھی کہ پاکستان نئی حکومت کو تسلیم کرلے۔ چنانچہ سفیر نے نئی حکومت کو یقین دلایا تھا۔ کہ پاکستان اسے تسلیم کرلے گا۔ اور اس سے بدستور تعلقات قائم رکھے گا۔

لنڈن کی اطلاع کے مطابق حکومت برطانیہ نے ترکیہ کی نئی حکومت کو تسلیم کرلیا ہے۔ اور ترکیہ میں متعین برطانوی سفیر کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ حکومت ترکیہ کو حکومت برطانیہ کے اس فیصلہ کی اطلاع دے دیں۔ اطلاع ملی ہے کہ روس بھی ترکیہ سے رابطہ پیدا کر چکا ہے۔ کل مغربی جرمنی۔ اٹلی اور یونان کے سفیروں نے وزارت خارجہ ترکیہ سے بات چیت شروع کردی ہے۔ تاکہ انقلاب کے واقعات کے متعلق معلومات حاصل کرسکیں۔

کراچی کی ایک اطلاع کے مطابق ترکیہ میں انقلاب

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ صحابی کپور تھلوی کی وفات

اناللہ وانا الیہ راجعون

لائل پور ۳۱ مئی۔ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ آف کپورتھلہ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ جو محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائل پور کی والدہ تھیں ۳۰ اور ۳۱ مئی ۱۹۶۰ء کی درمیانی شب ایک بجے کے قریب وفات پاگئیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ مغفورہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں خاص مقام قرب سے نوازے آمین

قافلہ قادیان کے لئے حکومت کو درخواست بھجوادی گئی ہے

دوست اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ کے حصول کی کوشش فرمائیں

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ —

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جاچکا ہے۔ اس دفعہ قادیان کا قدیم مذہبی اجتماع ۱۶، ۱۷، ۱۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کی تاریخوں میں ہوگا۔ اور قافلہ (بشرط منظوری) انشاءاللہ ۱۵ دسمبر کو لاہور سے روانہ ہوگا۔ اور ۲۰ دسمبر کو واپس آئے گا۔ اس دفعہ دوستوں کی بڑھتی ہوئی روحانی خواہش کے پیش نظر پانچ سو افراد کے لئے درخواست کی گئی ہے۔ احباب کرام ابھی سے اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ تیار کرانے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ قافلہ میں شامل ہوکر اپنے مقدس مقامات کی زیارت اور دعاؤں کے غیر معمولی مواقع سے متمتع ہوسکیں۔ جن جن دوستوں کا پاسپورٹ تیار ہوتا جائے (یہ پاسپورٹ کم از کم ۲۱ دسمبر ۱۹۶۰ء تک کا ہونا چاہیئے) وہ اپنے اپنے امیر مقامی کے ذریعہ میرے دفتر میں بھی اپنے پاسپورٹ کے نمبر وغیرہ سے اطلاع دیتے جائیں۔ تاکہ انہیں مناسب انتخاب کے بعد قافلہ کی فہرست میں شامل کیا جاسکے۔ اس کے بعد دیگر ضروری کارروائی کی جائے گی۔ قافلہ کی درخواست آج حکومت کی خدمت میں روانہ کردی گئی ہے۔ دوست کامیابی کے لئے دعا بھی فرمائیں۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد

ناظر خدمت درویشان ربوہ ۳۰/۵/۶۰

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تاحال لاہور میں زیر علاج ہیں جیسا کہ سابقہ اطلاعات سے ظاہر ہے ابھی افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے احباب جماعت خاص توجہ اور درد سے دعائے صحت جاری رکھیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ میں ہمیں آئندہ نسلوں کے قیام اور ترقی کا عظیم الشان گر سکھایا گیا ہے

بچپن میں ہی اپنی اولاد کے اخلاق کی اصلاح کرو تا تم کو دائمی عید نصیب ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ جولائی ۱۹۴۵ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
آج کا دن ہمارے لئے جہاں اور بہت سے سبق پیش کرتا ہے وہاں اس دن میں

آئندہ نسلوں کے متعلق

بھی عظیم الشان سبق ہے۔ اگر اس عید کے سبق کو ہماری جماعت یا کوئی جماعت بھی پوری طرح یاد رکھے۔ تو وہ کبھی تباہ و برباد نہیں ہو سکتی۔ درحقیقت تباہی کا موجب یہ امر ہوتا ہے۔ کہ کوئی شخص یا کوئی جماعت اپنی عزت کو اپنے وقار کو اپنی روحانیت کو قائم رکھنے کے لئے کوئی اپنا قائمقام نہیں چھوڑتی۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں دنیا کی ہر چیز تباہ ہو رہی ہے۔ اور اگر کسی جنس کے افراد اپنی تباہی کے بعد کوئی اپنا قائم مقام نہ چھوڑیں تو اس جنس کا دنیا سے خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ہر ایک چیز ایک حد تک پہنچکر پھر اپنے وجود کو قائم نہیں رکھ سکتی۔ اس کا قیام اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے

قائمقام

چھوڑ کر اپنی جنس کو قائم رکھے۔ انسان مرتے ہیں۔ اگر وہ اپنی اولاد کو اپنا قائم مقام نہ چھوڑ جائیں۔ تو آئندہ نسل انسانی کا دنیا سے خاتمہ ہو جائے۔ درخت اگتے ہیں پھل لاتے ہیں پھر سوکھ جاتے ہیں۔ اگر نئے درخت ان کی جگہ نہ لیں۔ اور ان کے قائم مقام نہ بنیں۔ تو ان درختوں کا بالکل وجود ہی مٹ جائے غرض ہر ایک چیز ہم دیکھتے ہیں کہ تباہ ہو رہی ہے۔ اور وہ اپنے وجود کو قائم نہیں رکھ سکتی جب تک کہ وہ اپنا قائم مقام نہ چھوڑ جائے۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ بغیر اپنا قائم مقام چھوڑنے وہ موجودہ حالت کے ساتھ دنیا میں قائم رہ سکتا ہے۔ تو یہ ایک غلط خیال ہو گا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر کون ہو سکتا ہے جب آپ اپنے جسمانی

وجود کے ساتھ دنیا میں نہیں رہے۔ اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ تو اور کون شخص کہہ سکتا ہے کہ میں

موجودہ حالت

کے ساتھ اپنے وجود کو قائم رکھ سکتا ہوں۔ لوگوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو انیس سو سال سے آسمان پر زندہ سمجھ رکھا تھا۔ مگر ان کے متعلق بھی اس زمانہ کے مرسل اور مامور نے ثابت کر دیا کہ فوت ہو چکے ہیں زندہ نہیں پس اگر انبیاء بھی اپنے قائم مقاموں کے بغیر اپنے سلسلہ کو قائم نہیں رکھ سکتے تو پھر ہم اپنے قائم مقاموں کے بغیر اپنی جماعت کو کس طرح قائم رکھ سکتے ہیں۔ اگر یہ بات صحیح ہو کہ موجودہ حالت کے ساتھ ہی انسان یا کوئی دوسرا وجود جو دنیا میں قائم رہ سکتا ہے تو پھر اس بات کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے کہ ایک انسان مرے اور اس کا بچہ اس کا قائمقام ہو یا ایک درخت تباہ ہو اور دوسرا درخت اس کا قائمقام قرار پائے۔ یہ اسی لئے ہوتا ہے کہ کوئی وجود ہمیشہ کے لئے قائم نہیں رہ سکتا اور

ہر ایک نوع کا قیام

اس کی جنس کے قیام کے ساتھ وابستہ ہے آم کا درخت تباہ ہوتا ہے مگر چونکہ اس کے قائم مقام اور آم کے درخت پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے وہ اپنی نوع میں فنا نہیں ہوتا اسی طرح سنگترے کی سنگترہ۔ گیہوں کی جگہ گیہوں۔ چاولوں کی جگہ چاول پیدا ہوتے رہے اور اس طرح ان کا وجود دنیا میں قائم رہتا ہے، کیونکہ جب جنس قائم رہتی ہے تو گویا وجود بھی قائم رہتا ہے۔ کسی استاد کے مرنے پر اس کے

لائق اور ہوشیار شاگرد

کی موجودگی میں کہا جاتا ہے۔ جس استاد کا ایسا لائق اور ہوشیار شاگرد موجود ہو وہ نہیں مرا

اسی طرح جو جماعت کہ دین اور روحانیت کی حامل ہو اگر اپنے پیچھے ایسی نسلیں چھوڑ جائے جو دین کی اور روحانیت کی حامل ہوں تو وہ جماعت بھی زندہ جماعت ہوتی ہے اور ایسی جماعت یا قوم کبھی نہیں مرتی۔ پس اگر ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں اور

احمدیت کو زندہ

رکھنا چاہتے ہیں تو اس کا صرف یہی طریق ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو عید کے اس دن سے جو سبق حاصل ہوتا ہے وہ یاد کرائیں۔ اس عید سے جو ہمیں سبق ملتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ عید ہمیں ایک پرانا واقعہ یاد دلاتی ہے۔ جو ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ہے وہ واقعہ ہمیں یہ سبق سکھاتا ہے کہ ہماری جماعت کس طرح قائم رہ سکتی ہے اور ہماری آئندہ نسلیں کس طرح ترقی کر سکتی ہیں۔

واقعہ یہ ہے

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے رؤیا اور الہام میں یہ حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کریں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ذبح کر دیا اور جدائی کی چھری اس کی گردن پر پھیر دی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے حکم کے مطابق انہوں نے اپنی بیوی اور بچے کو ایسے جنگل بیابان میں چھوڑ دیا جہاں نہ غلہ تھا نہ پانی۔ نہ کوئی بازار تھا نہ آبادی کہ کسی آدمی سے مانگ کر ہی کچھ کھانے پینے کو میسر آ سکتا۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالےٰ سے الہام پا کر اپنے بچہ اور اس کی ماں کو مکہ مکرمہ کی زمین میں جو اس وقت بالکل غیر آباد وادی تھی۔ صرف ایک مشکیزہ پانی کا اور ایک تھیلی کھجوروں کی دیکر چھوڑ آئے۔ جب آپ واپس آنے لگے تو

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا

نے پوچھا آپ کہاں چلے ہیں۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام وفور غم کی وجہ سے کوئی جواب نہ دے سکے۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے پھر دریافت کیا کہ اس جنگل میں آپ ہمیں کہاں چھوڑ چلے ہیں۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام زبان سے پھر بھی کچھ جواب نہ دے سکے۔ آخر ان کے متواتر پوچھنے پر اشارہ سے آخر انہوں نے یہ جواب دیا کہ خدا کے حکم سے میں تم کو یہاں چھوڑ چلا ہوں۔ تب حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر خدا کے حکم سے ہمیں یہاں چھوڑ چلے ہیں تو پھر ہمیں آپ کی ضرورت نہیں۔ آپ بے شک جائیں [illegible] خود ہماری [illegible] کرے گا اور وہ ضائع نہیں ہونے [illegible] گا۔ اور تسلی سے [illegible] آگئیں اور اپنے بچے [illegible] کے پاس جو اس وقت چھ سات برس کی عمر سے زیادہ کے نہ تھے بیٹھ گئیں۔ اس وقت اگر وہ چاہتیں تو کسی آبادی کی طرف رخ کر لیتیں۔ مگر انہوں نے خدا تعالےٰ کے حکم کا احترام کیا اور اسی کے توکل اور بھروسہ پر اس جنگل بیابان کی رہائش منظور کر لی۔ جہاں نہ کوئی آبادی تھی نہ بازار۔ نہ کوئی کنواں تھا نہ تالاب

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا اضطراب

آخر پانی کا ایک مشکیزہ اور کھجوروں کی ایک تھیلی کیا ہوتی ہے۔ تھوڑے عرصہ میں پانی بھی ختم ہو گیا اور کھجوریں ختم ہو گئیں حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو بھی تکلیف تھی مگر بچے کی تکلیف کو دیکھ کر وہ بہت بیقرار ہو گئیں اور

صفا اور مروہ

دونوں پہاڑیوں پر ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر دوڑنا اور بھی چڑھ کر دیکھنا شروع کیا تا شاید کوئی آتا جاتا قافلہ ہی نظر آ جائے جس سے پانی لے کر بچے کو پلائیں اور خود پئیں جب وہ صفا پر یا مروہ پر چڑھتیں تو ساتھ ہی چلا کر ہر دفعہ یہ بھی کہتیں کہ کوئی خدا کا بندہ ہے جو ہمیں پانی دے اور ساتھ ہی بچے کی حالت کو دیکھ کر اور بھی پریشان ہوتیں۔ جب ان کی

گھبراہٹ انتہا کو پہنچ گئی۔ تو خدا کے فرشتے نے ان کو بشارت دی کہ ہاجرہ گھبراؤ نہیں۔ جا تیرے بچے کا سامان خدا نے کر دیا ہے چنانچہ جب وہ بچے کے پاس آئیں تو دیکھا کہ خدا نے وہاں پانی کا چشمہ پیدا کر دیا ہے جو آج تک قائم ہے اور زمزم کہلاتا ہے۔ انہوں نے بچے کو پانی پلایا اور خود بھی پیا۔ آہستہ آہستہ وہاں آبادی ہو گئی۔ کوئی

قافلے والے

جو وہاں سے گذرے تو انہوں نے تجارتی ترقی کے لئے یہ مناسب سمجھا کہ اس چشمے پر پڑاؤ قائم کیا جائے۔ جہاں قافلے آکر ٹھہرا کریں۔ چنانچہ اسی خیال سے وہ اپنے کچھ آدمی اس چشمہ پر چھوڑ گئے کہ اس سے ہماری تجارت میں ترقی ہو گی۔ آخر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے نتیجہ میں وہاں بہت بڑی آبادی ہو گئی۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

خدا تعالیٰ کے حکم

کے آگے اپنا سر تسلیم خم کر دیا اور اس تعلق اور محبت کی کچھ پرواہ نہ کی۔ جوان کو اپنے بچے سے تھی۔ طبعی طور پر بڑھاپے میں جا کر جو اولاد ہوتی ہے۔ اس سے انسان کو بہت محبت ہوتی ہے۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بڑھاپے میں آپ کے ہاں پیدا ہوئے تھے اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں ان کی نہایت گہری اور شدید محبت تھی مگر خدا کے لئے انہوں نے اس کو قربان کر دیا تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو الہام ہوا کہ اے ابراہیم آسمان کی طرف دیکھو۔ کیا تو آسمان کے ان ستاروں کو گن سکتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ یہ میری طاقت سے باہر ہے۔ کہ آسمان کے ان ستاروں کو گن سکوں تب خدا نے فرمایا اے ابراہیم میں نے تیری قربانی کو دیکھا۔ اب میں تیری اس قربانی کے بدلے تیری اولاد کو اس قدر بڑھاؤں گا کہ جس طرح آسمان کے ستاروں کو کوئی گن نہیں سکتا۔ اسی طرح تیری اولاد کو بھی کوئی گن نہیں سکے گا۔

چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اس وعدہ الٰہی کے مطابق

حضرت ابراہیم کی اولاد

کو کتنی کثرت حاصل ہوئی ہے کہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ کونسی قوم ان کی اولاد میں سے نہیں تمام دنیا کے لوگوں میں ان کا خون مل گیا ہے اور تمام دنیا ان کی ممنون ہے۔ سینکڑوں قومیں ہیں جو ان کی اولاد میں سے ہونے کی مدعی ہیں۔ زرتشتی ہیں تو وہ اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ یہودیوں کا تو دعوےٰ ہی ہے کہ وہ ان کی اولاد میں سے ہیں۔ عیسائی بھی انہی کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں اور مسلمان بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آپؑ کی نسل میں سے ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ان کی اس قربانی کے بدلے ان کی اولاد کو تعداد کے لحاظ سے اور عزت کے لحاظ سے اس قدر بڑھایا کہ تمام بڑے بڑے مذہب انہی کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ اور ان کی بہت بڑی عزت کرتے ہیں۔ اس واقعہ سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ اگر کوئی اپنی اولاد کو بڑھانا چاہے تو وہ بچپن میں اپنی اولاد کو اسی طرح قربان کرے۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بچے کو قربان کیا اور صرف انہوں نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی نہیں کی۔ بلکہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی بھی قربانی کی جن کی ایسی تربیت کی کہ بڑے ہو کر وہ بھی خدا تعالیٰ کے نبی ہوئے اور یہ صاف بات ہے کہ جتنا بڑا کوئی انسان بنتا ہے اتنی ہی زیادہ اسے اس مرتبہ تک پہنچنے کے لئے قربانی کرنی پڑتی ہے۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دونوں بیٹوں کے متعلق کی۔ خدا تعالےٰ نے اس قربانی کے بدلے ان کی اولاد کو بے نظیر ترقی دی۔ اگر تم بھی چاہتے ہو۔ کہ تمہاری اولاد ترقی کرے تو تم بھی اپنی

اولاد کو قربان

کرو۔ اس سے ایسی محبت نہ کرو۔ جو تم کو ان کی اصلاح اور علوم کے سکھانے سے باز رکھے۔ اور تم ان کی نگرانی چھوڑ دو۔ اگر تمہیں یہ خواہش ہے کہ تمہاری نسل بڑھے اور ترقی کرے تو بجائے ان کے آرام و آسائش کے فکر کے ان کی روحانی تربیت کرنی چاہیئے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد بھی اسی طرح ترقی کرے اور آسمان کے ستاروں کی طرح گنی نہ جائے تو اس کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنی اولاد کو بچپن میں آوارہ آرام طلب کاہل اور سست نہ بنائیں۔ بلکہ ان کے اعمال اور اخلاق کی پوری پوری نگرانی کریں۔

حضرت اسمٰعیلؑ کی ابتدائی زندگی

خیال کرو کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی بچپن کی زندگی کس طرح گذری۔ اور انہوں نے کس قدر مشقت اٹھائی۔ انہیں تو خوراک حاصل کرنے کے لئے بھی جنگلوں میں پھرنا اور شکار کر کے پیٹ پالنا پڑتا تھا۔ شکار بندھے ہوئے جانوروں کا تو کہا نہیں جاتا کہ گئے اور پکڑ کر لے آئے۔ آجکل جب کہ بندوقیں ہیں۔ بہت دفعہ لوگ شکار کو جاتے ہیں اور خالی ہاتھ واپس آجاتے ہیں لیکن اس زمانہ میں تو تیر اور نیزے کے ساتھ شکار کیا جاتا تھا۔ اس سے اندازہ لگ سکتا ہے کہ کتنی دفعہ ان کو خالی ہاتھ ان کو واپس آنا پڑا ہوگا۔ اور کتنے فاقے کاٹتے ہونگے مگر یہ سب کچھ انہوں نے خدا کے لئے برداشت کیا اور خدا نے ان کو نبوت کے مرتبے پر پہنچایا انہی کی قربانیوں کا یہ نتیجہ ہے کہ ان کی نسل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا اولوالعزم رسول پیدا ہوئے۔

رسول کریم صلعم کی پُر مشقت زندگی

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کتنی مشقت اٹھائی۔ ابھی آپ ماں کے پیٹ میں ہی تھے کہ آپ کے والد فوت ہو گئے۔ پھر ابھی اڑھائی سال کے تھے۔ کہ والدہ کا سایہ بھی آپؐ کے سر سے اٹھ گیا۔ پھر دادا پرورش کرنے لگے۔ لیکن ابھی آپؐ سات ہی برس کے تھے کہ وہ بھی رحلت کر گئے۔ پھر چچا آپ کے متکفل ہوئے۔ غرض آپ کی زندگی آرام سے نہیں گذری

قسم قسم کی تکلیفوں

اور مشکلوں میں سے آپؐ کا گذر ہوتا رہا۔ تاریخ میں لکھا ہے۔ آپ کی چچی جس وقت بچوں میں کوئی چیز تقسیم کرنے لگتی۔ تو سب بچے اس کے گرد جمع ہو جاتے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الگ کونے میں خاموش بیٹھے رہتے۔ جب سب بچے چکتے تو پھر وہ ان کو بھی حصہ دیتیں۔ گو وہ محبت سے آپؐ کی پرورش کرتی تھیں اور آپ کو عزیز رکھتی تھیں۔ مگر جو خوشی بچے کو اپنے گھر میں ہو سکتی ہے وہ دوسری جگہ نہیں ہو سکتی کیونکہ جو تعلق بچے کو اپنے ماں باپ سے ہوتا ہے اور جو ناز وہ ان پہ کرتا ہے۔ خواہ دوسرا کتنی بھی محبت کرے بچہ اس سے نہیں کر سکتا بے شک یہ بات بھی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے وقار کی وجہ سے خاموش بیٹھے رہتے تھے۔ مگر یہ بات بھی تو ہے کہ آپ اس بات کو بھی طبعاً محسوس کرتے تھے کہ ان کا رشتہ وہ رشتہ نہیں جو ماں باپ کا ہوتا ہے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو بھی خدا تعالےٰ نے بامشقت بنانے کے لئے اس قسم کے سامان پیدا کر دئے جن میں سے آپ کو گذرنا پڑا۔

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ اور اس عید سے سبق سیکھے۔ اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ آپ کو ہمیشہ سکھ حاصل ہو اور آپ کے مرنے کے بعد بھی آپ کی عیدیں ختم نہ ہوں تو آپ اپنے بچوں کو قربان کریں اور ان کو دنیا کی ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کی عادت ڈالیں تاکہ وہ دین اور

اسلام کے جھنڈے

کو بلند کرنے کے لئے کسی تکلیف اور مشقت سے خوف نہ کھائیں اگر اس عید سے آپ لوگ یہ سبق سیکھ لیں۔ تو آپ کے مرنے کے بعد بھی آپ کی عیدیں ختم نہ ہونگی۔

مجھے افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ اس معاملہ میں ہماری آئندہ نسل میں بہت بڑی کمزوری پائی جاتی ہے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ بعض افراد کے دل میں یہ خیال بیٹھا ہوا ہے کہ بچوں کی بڑے ہو کر خود بخود اصلاح ہو جائے گی۔ اُن کا بچہ اگر کوئی غلطی کرتا ہے۔ تو کہہ دیتے ہیں خیر بچہ ہے بڑا ہو کر سمجھ جائیگا۔ یہ ایک ایسا ناقص اور پاجی خیال ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی

غلط خیال

نہیں ہو سکتا۔ اور پھر یہ خیال ان کے دل میں ایسی جڑھ پکڑ گیا ہے کہ نکلتے ہی نہیں آتا۔ میں پوچھتا ہوں۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہمیں اپنی اولاد پیاری ہو سکتی ہے۔ آپ کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ اور یہ ایک طبعی امر ہے کہ جب کسی کی اپنی نرینہ اولاد نہ ہو۔ تو اس کو اپنے نواسوں سے بہت محبت ہوتی ہے۔ پس ایک تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ اسلئے طبعاً آپؐ کو اپنے نواسے بہت پیارے تھے۔ دوسرے اس لئے بھی کہ وہ حضرت فاطمہؓ کے بطن سے تھے جو آپ کو بہت پیاری تھیں۔ پھر اس لئے بھی کہ وہ حضرت علیؓ کے بچے تھے۔ جو آپ کو بہت عزیز تھے کیا بلحاظ اس کے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے بچپن کے زمانہ میں جبکہ قریبی سے قریبی رشتہ داروں نے بھی آپ کا ساتھ دینے کی جرأت دی۔ آپؐ کا ساتھ دیا۔ اور کیا بلحاظ اسکے کہ حضرت علیؓ کے والد ابو طالب نے آپ سے عمدہ سلوک کیا تھا شروع شروع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام رشتہ داروں کو جمع کیا۔ اور فرمایا مجھے خدا نے مامور بنایا ہے اور

دُنیا کی اصلاح

کے لئے اس نے مجھے چنا ہے تم میں سے کون ہے جو اس بوجھ کے اٹھانے میں میرے ساتھ شامل ہو۔ اگرچہ گو رشتہ دار آپؐ کو سچا یقین کرتے تھے اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹ نہیں بولتے مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ آپؐ کا ساتھ دینے کی حامی بھر سکے۔ آپؐ کے کئی چچے تھے جو آپ کو سچا اور راستباز یقین کرتے تھے۔ مگر ان مشکلات اور مخالفتوں کی وجہ سے جو آپ کا ساتھ دینے پر

پیش آنے والی تھیں خاموش رہے مگر

حضرت علی رضی اللہ عنہ

جن کی عمر اس وقت گیارہ برس کی تھی۔ وہ آگے بڑھے۔ اور انہوں نے کہا۔ میں آپ کی مدد کرونگا تو ایسے وقت میں ان کی یہ جرأت اور یہ دلیری خود اپنی ذات میں ایسی چیز تھی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں ان کی محبت کے جذبات پیدا کرتی اور انہیں عزیز بناتی تھی علاوہ اس کے وہ ابوطالب کے لڑکے تھے اور ابوطالب وہ تھے جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر طرح سے خدمت کی۔ اور آپ کو آرام پہنچانے میں ہر طرح کی کوشش اور سعی کی۔ یہ اور بات ہے۔ کہ خواہ کوئی کتنی ہی محبت کرے۔ اور آرام پہنچانے کی کوشش کرے۔ بچہ وہ آرام اور لذت حاصل نہیں کر سکتا۔ جو ماں باپ کی محبت اور سلوک سے حاصل کرتا ہے مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ ابوطالب نے اتنے لمبے عرصے تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی ہے۔ کہ کوئی بڑا ہی وفادار دوست اتنے لمبے عرصہ تک تکلیفوں میں ساتھ دے سکتا ہے اگرچہ وہ آپ پر ایمان نہ لائے۔ مگر

کفار کے بائیکاٹ

کے تین سال مصیبتوں اور فاقوں میں کاٹنے انہوں نے منظور کئے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑا۔ ایک دفعہ قوم کے لوگوں نے ان سے آکر کہا کہ ہم تم کو بہتر سے بہتر نوجوان دیتے ہیں۔ اس کو تم پال لو۔ مگر اپنے اس بھتیجے کا ساتھ چھوڑ دو۔ جس کا جواب انہوں نے یہ دیا۔ کہ او نادانو کیا تمہاری یہ مرضی ہے کہ اپنے بچے کو تو میں دشمنوں کے آگے ڈال دوں۔ اور تمہارے بچے کو پالوں۔ پس بوجہ اسکے کہ حضرت علیؓ ابوطالب جیسے محسن چچا کے بیٹے تھے۔ آپ کو وہ بہت عزیز تھے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو محض اس لئے ہی اپنے نواسوں سے محبت نہ تھی کہ وہ آپؐ کے نواسے تھے۔ بلکہ اس لئے بھی آپؐ کو ان سے بہت زیادہ محبت تھی کہ وہ حضرت علی اور حضرت فاطمہؓ کے بیٹے تھے

مگر باوجود اس محبت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خیال نہ فرمایا کہ انہیں بچپن میں آداب سکھانے کی ضرورت نہیں۔ یہ جب بڑے ہوں گے تو خود ان کی اصلاح ہو جائے گی۔ بلکہ

بچپن ہی میں

اس بات کا خیال رکھا۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ کے پاس صدقے کی کچھ کھجوریں آئیں۔ ان میں سے ایک کھجور امام حسین رضؓ نے اٹھا کر منہ میں ڈال لی آپؐ نے یہ دیکھکر خاموشی اختیار نہ کی۔ اور صرف اتنا ہی نہ کیا کہ کھجور ان کے منہ سے نکلوا دی۔ بلکہ

ان کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور کے چھوٹے چھوٹے ذرات بھی نکال دئے۔ میں سمجھتا ہوں۔ آج اگر کوئی شخص ایسا معاملہ اپنے بچے سے کرے تو کئی لوگ ہوں گے جو کہدیں گے۔ جی بچہ تھا۔ ایک کھجور منہ میں ڈال لی۔ تو کیا حرج ہو گیا۔ مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نواسے کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور کے ذرے نکالے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام حسین رضؓ روتے اور ضد کرتے ہوں گے۔ مگر آپؐ نے اس کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے ان کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور کے ذرات تک نکال ڈالے اور یہ تھپڑ مارنے سے کم نہیں ہے۔ پھر ان کی اسی عمر کا واقعہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے آگے سے کھانا نہیں کھا رہے تھے۔ جس پر آپؐ نے فرمایا اپنے آگے سے لو۔ اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ کل بیمینک دمما یلیک۔ یہ اڑھائی برس کی عمر کی

تربیت کا واقعہ

ہے جس سے یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ کس عمر سے بچے کی تربیت کا زمانہ شروع ہوتا ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اڑھائی برس کی عمر میں اپنے نواسے کی تربیت کی ہے اور اس کی حرکات کی نگرانی کی ہے تو کیا ہمارے زالے بچے ہیں کہ ان کی نگرانی نہ کی جائے۔ اور یہ کہہ کر چھوڑ دیا جائے۔ کہ بچہ ہے ناسمجھ ہے بڑا ہو کر سمجھ جائے گا۔ اگر یہ عمر سمجھنے کی نہ ہوتی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی اپنے نواسے کے متعلق ایسا ہی کہہ دیتے۔ مگر آپؐ نے اس کو ٹوکا۔ اور اس کی حرکت کو نظرانداز نہیں کیا یہ کہدینے سے کہ بچہ بڑا ہو کر خود سمجھ جائے گا۔ یہ معنے ہیں کہ اس بہانہ سے ہم اپنی

اولاد کی تربیت

اور اس کے اخلاق کی نگرانی نہیں کرنا چاہتے اور اسبات کو اپنی بے جا محبت کی وجہ سے اس کے لئے تکلیف دہ خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ دُنیا کی کوئی قوم بھی اگر اپنی اولاد کی تربیت اور اخلاق کی درستی کا خیال نہیں رکھتی۔ تو وہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ یورپ کے لوگوں نے اس گُر کو خوب سمجھا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ اگر ہم اپنی اولاد کی تربیت اور اخلاق کی نگرانی نہ کریں گے۔ تو ہماری قومی زندگی اور قومی ترقی بحال نہیں رہ سکتی۔ ان کے چھوٹے بچے ماں کے ساتھ گرجوں میں جاتے ہیں۔ لیکن کیا مجال کہ وہ وہاں اونچی آواز نکالیں۔ عبادت گاہوں کا ایسا احترام ان کے دلوں میں بٹھایا ہوتا ہے کہ وہ ذرا شور وغل نہیں کرتے اور اگر کوئی بچہ شور کرے تو ماں باپ فوراً اسے وہاں سے لے جاتے اور اس طرح تنبیہہ کرتے ہیں۔ کہ پھر وہ شور نہ کرے

آپ لوگ اپنی ارد گرد اور آس پاس کی قوموں کو دیکھیں کہ وہ اپنی زندگی قائم رکھنے کے لئے اپنی اولاد کی تربیت کا کس قدر خیال رکھتے ہیں۔ یورپ میں مَیں نے دیکھا۔ جو لوگ ہمیں ملنے کے لئے آتے ان کے بچے بھی ان کے ساتھ ہوتے۔ لیکن ذرا کسی بچے نے رونی صورت بنائی اور وہ گھبرا گئے۔ ذرا دیکھا کہ بچہ گھبرا گیا ہے۔ اور رونے یا آواز نکالنے لگا ہے۔ تو وہ جھٹ اسکو مجلس سے اٹھا کر لے جاتے۔ بعض دفعہ ہم نے کہا بھی کوئی حرج نہیں ٹھہریں۔ مگر انہوں نے کہا۔ بچہ آواز نکالے گا۔ جس سے دوسرے بُرا منائیں گے۔ اور ان کو تکلیف ہوگی۔ ایک دفعہ ہم جھنڈی دیکھنے کے لئے گئے۔ جو ہندوستانی سپاہیوں کی یادگار میں وہاں بنائی گئی ہے۔ سمندر کے کنارے چار پانچ ہزار آدمی جمع تھے اور ہزار بارہ سو لڑکے لڑکیاں ہوں گے۔ مگر بالکل خاموشی کا عالم تھا کوئی بات بھی کرتا تو آہستہ سے۔ لیکن ہمارے ہاں

معمولی اجتماع

میں بھی ایک شور برپا ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مساجد میں بچوں کو نماز کے لئے لے جاؤ۔ تو پیچھے کھڑا کرو۔ مگر بعض ماں باپ خود انگلی پکڑ کر بچے کو اپنے ساتھ صف میں کھڑا کر لیتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی وجہ یہی ہے۔ کہ آخر بچہ بچہ ہی ہے وہ بے چینی اور گھبراہٹ اور بچپن کی حرکات کا اظہار کریگا۔ اور اس طرح بڑوں کی نماز میں فرق پڑے گا اور خلل واقع ہوگا۔ پھر اس حکم کا یہ فائدہ بھی ہے کہ ان کے اندر تربیت کا احساس پیدا ہوتا ہے اور وہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ ابھی ہم سیکھ رہے ہیں اور جب تک سیکھ نہ لیں۔ ہمارا حق نہیں کہ آگے کھڑے ہوں

پس جبتک بچپن میں تربیت کامل نہ ہو۔ آئندہ نسل

اخلاق فاضلہ

نہیں سیکھ سکتی۔ اور نہ وہ دین اسلام اور احمدیت کے حامل ہو سکتے ہیں۔ بچوں کو بچپن میں ہی خدا کے متعلق رسول کریم کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ اور خلیفہ وقت کے متعلق کچھ کچھ واقفیت کرانی چاہیئے۔ سلسلہ کے نظام کا مختصر سا نقشہ انکے ذہنوں میں قائم کرنا چاہیئے یہ مت سمجھو۔ کہ بچے سمجھتے نہیں۔ وہ بات کو خوب سمجھتے ہیں۔ پچھلے دنوں ہم دریا پر گئے۔ ایک مہمان عورت کی لڑکی میرے پاس آئی۔ اس کی باتیں بہت پیاری معلوم دیتی تھیں اور بعض دفعہ بہت سنجیدگی سے وہ باتیں کرتی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا۔ تم کس کی بندی ہو کہنے لگی۔ خدا کی بندی ہوں۔ پھر میں نے پوچھا مرید کس کی ہو۔ جواب دیا۔ خدا کی۔ میری لڑکی امتہ العزیز یہ سنکر ہنس پڑی۔ میں نے اس سے پوچھا۔ تم کیوں ہنسی ہو کہنے لگی یہ کہتی ہے۔ میں مرید خدا کی ہوں میں نے اس سے پوچھا بتاؤ تم کس کی مرید ہو تو اس نے

بڑے زور سے کہا۔ میں ابا جان کی۔ چونکہ اسکے کان میں یہ بات پڑتی رہی ہے۔ اس لئے وہ اس لڑکی سے یہ سنکر کہ میں خدا کی مرید ہوں۔ سمجھ گئی کہ اس نے غلط کہا ہے۔ تو یہ بات صحیح نہیں کہ بچہ سمجھ نہیں سکتا۔ جس قسم کی بات بچے کے کان میں ڈالی جائے۔ وہ اپنی استعداد کے مطابق سمجھ سکتا اور سیکھ سکتا ہے۔ اگر اس کے ذہن میں دین کی سلسلہ کی مختصر باتیں ڈالی جائیں۔ تو بچہ ان کو اپنے ذہن میں قائم رکھ سکتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم اگر بچپن میں بچے کی تربیت نہیں کرتے۔ صرف اس خیال سے کہ تم نیک ہو۔ اور وہ بھی نیک ہو جائینگے۔ تو اس طرح تم اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے تم اپنے

اہل کے ذمہ دار

ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہٖ کہ ہر ایک تم میں سے راعی اور بادشاہ ہے اور وہ اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ بچپن میں تربیت صحیح کے بغیر بڑے ہو کر ان کی اصلاح کی امید رکھنا سخت غلطی ہے۔ دین کی درستی اور اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ظاہری اخلاق درست ہوں۔ اگر بچپن میں ان کے دل میں مقامات مقدسہ کا احترام نہیں اور وہ ایسے مقامات پر شور اور شر کرتے ہیں اور ماں باپ ان کو ۔۔ ایسی حرکت سے نہیں روکتے تو وہ اسبات کے لئے ان کو تیار کر دیتے ہیں کہ بڑے ہو کر دینی امور میں وہ تمسخر اور استہزاء سے کام لیں اور ان کے دلوں میں شعائر دین کی کچھ عزت و وقعت نہ رہے۔ اس لئے میں آپ کو اس قسم کی تربیت کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ تاکہ دشمن بھی یہ سمجھے کہ یہ قوم ایسے اعلیٰ اخلاق کو پہنچ گئی ہے کہ کبھی ہلاک نہیں ہو سکتی۔

غرض یہ عید ہمیں یہ سبق سکھلاتی ہے کہ اگر ہم اپنی اولاد کو صحیح معنوں میں قربان کریں تو ہماری اولاد اتنی بڑھے گی جتنے آسمان کے ستارے پس اگر کوئی سچی محبت خدا اور رسولؐ سے رکھتا ہے اور اگر اسکو اسلام اور سلسلہ احمدیہ سے بلکہ اگر اس کو انسانیت سے بھی کچھ انس ہے تو بچپن میں اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرے۔ جہاں تم بچے نفسوں کو لالچ۔ طمع۔ حرص چوری اور جھوٹ جیسی بد اخلاقیوں سے بچاؤ۔ وہاں بچوں کو بھی ان کا عادی نہ ہونے دو۔ اور ان کی پوری پوری نگرانی کرو۔ دین کی اور سلسلہ کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کرو۔ ان سے بے جا محبت کر کے اعلیٰ اخلاق سیکھنے سے ان کو محروم نہ رکھو تاکہ دوسروں کے لئے نمونہ بنیں لیجو دنیا میں ایک بہت بڑی قوم اور نسل بنیں حضرت عیسے علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کی بادشاہت میں بچے داخل ہو سکتے ہیں۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ کوئی قوم آئندہ زندہ نہیں رہ سکتی جب تک کہ اپنی اولاد کی بچپن میں تربیت کی فکر نہیں کرتی۔ پس بچپن میں اپنی اولاد کے اخلاق کی درستی اور اصلاح کر کے تا قائم

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ——اور—— عبادات

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

(از مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

(قسط ۲)

اس مرحلے پر اس امر کا بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ اسلام یہ نہیں کہتا کہ خدا تعالیٰ صرف ہمارا خالق ہے اور یہ کہ خلق کے بعد اس کا تعلق اپنی مخلوق سے باقی نہیں رہتا۔ بلکہ اسے خدا نے اپنے پیدا کردہ قوانین نیچر کے سپرد کر دیا ہے اور پھر کبھی کوئی دخل نہیں دیتا۔ برخلاف اس کے اسلام اس بات کا قائل ہے کہ اِدھر تو اس نے انسانی دل اور دماغ میں جستجو اور آرزوئے ملاقات کا ایک طوفان برپا کر دیا ہے اور اُدھر وہ خود اسے ملنے کے لئے سماء دنیا پر آتا اور صلائے عام دیتا رہتا ہے۔ کہ کوئی ہے جو مجھے ملنے کی خواہش کرے۔ درحقیقت اس نے آدم کو پیدا ہی اس لئے کیا تھا کہ وہ کنز مخفی تھا۔ لیکن اس نے چاہا کہ وہ پہچانا جائے اور اسی کے لئے ہی اس نے آدم کو پیدا کیا۔ جیسے کہ حدیث قدسی میں فرمایا ہے۔

کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت آدم۔ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء آدم ثانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی اللہ تعالیٰ نے یہی الہام نازل فرمایا تھا انسان کی پیدائش کی غرض بھی اگر اس مفہوم کو مدنظر رکھا جائے تو اچھی طرح سمجھ میں آ سکتی ہے۔ کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ (الذاریات آیت ۵۷) یعنی ہم نے ہر انسان کو وہ بڑا ہو کہ چھوٹا اسی لئے پیدا کیا کہ وہ ہماری صفات کے نقوش اپنے پر لے اور ہمارا مظہر بن جائے۔ خدا تعالیٰ نے یہی مضمون اس آیت میں بھی بیان فرمایا ہے۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ○ (البقرہ آیت ۱۳۹)

یعنی اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ کے رنگ سے بہتر کون اور کس کا رنگ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کا ترجمہ یوں فرمایا ہے۔ اللہ کا بتسمہ اختیار کرو۔ اور اللہ کے بتسمہ سے بہتر اور کون بتسمہ ہے۔

بالعموم لوگ یہ سوال کرتے رہتے ہیں کہ آخر خدا کو عبادت سے کیا فائدہ ہے۔ کہ اس کے بندے اس کی تعریف کریں۔

- - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - اور دن میں پانچ وقت اس کے حضور حاضر ہو کر اس کی ثناؤں کے گیت گائیں۔ اگر عبادت کا مذکورہ بالا مفہوم یعنی خدا تعالیٰ کا رنگ اپنے اوپر لینے اور اس کی صفات حسنہ کے نقوش قبول کرنے کا مفہوم ذہن میں ہو تو یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کہ خدا کی عبادت سے اس کو کیا فائدہ پہنچتا ہے یا عبادت نہ کرنے سے اس کو کیا نقصان ہوتا ہے۔ گذارش بالا سے ظاہر ہے۔ کہ ایسی حالت میں عبادت کی ضرورت ایک منکر ذات باری بھی محسوس کریگا کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف جو صفات مذاہب نے منسوب کی ہیں۔ ان سے متصف ہونا انسانی بڑائی کا معراج ہے۔ اور ایسی حالت میں ایک دہریہ بھی اس بہترین تصور کے حصول کی ضرور کوشش کرے گا۔ اس جگہ یہ امر بھی مدنظر رکھنے کے لائق ہے کہ خدانخواستہ اگر انسان خدا تعالیٰ کے وجود کو تسلیم نہ بھی کرتا ہو تب بھی انسانی تصور نے جو صفات ایک کامل ہستی کے لئے تجویز کی ہیں۔ اور انہیں خدا کے لئے لازم قرار دیا ہے۔ ان سے بہتر صفات انسان اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے تجویز نہیں کر سکتا۔ خدا کا تصور صفاتِ حسنہ کے لحاظ سے ایک کامل ترین تصور ہے اس لئے اس نظریہ پر کہ انسانی زندگی کا مقصد عبادت ہے ایک دہریہ بھی معترض نہیں ہو سکتا۔

کیونکہ دہریہ بھی انسانی زندگی میں مقصدیت کو تسلیم کرتا ہے۔ اور زندگی کی اخلاقی اقدار کا قائل ہے۔ پس مقصدیت اور اخلاقی اقدار کے لحاظ سے جو صفات خدا کی طرف منسوب ہیں ان سے بہتر صفات تصور میں نہیں آ سکتیں۔

عبادات کے متعلق تین تنقیحات

عبادت کا مفہوم بیان کرنے کے بعد اب ہمیں دیکھنا ہے۔ کہ

۱۔ کیا خدا تعالیٰ یعنی کامل نقش دہندہ اور انسان یعنی نقش گیرندہ کی صفات کا صحیح تصور سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے کسی مذہب نے دنیا میں قائم کیا؟

۲۔ انسان کے طبعی تقاضوں اس کی صلاحیتوں اور مشکلات کو مدنظر رکھ کر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے تمام وہ طریقہائے عبادت انسان کے لئے وضع کئے گئے تھے۔ جن کی پابندی اختیار کر کے وہ خدا تعالیٰ کا مظہر بن جائے؟

۳۔ عبادت یعنی خدا کی مظہریت کے مفہوم کے پیشِ نظر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح تمام انبیاء و مرسلین سے افضل اور مظہر اتم الوہیت ہیں؟

چونکہ میرا مضمون "محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبادات" ہے اس لئے مجھے ان تنقیحات کے مطابق یہ واضح کرنا ہے کہ دیگر ادیان کے مقابلہ میں پہلی کمیوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمانی لحاظ سے کس طرح دور کیا اور عملی لحاظ سے اس وراء الوراء اور لیس کمثلہ کی مظہریت کو کس مقام تک پہنچایا

تنقیح طلب امر اول

نقش دہندہ یعنی خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق مذاہب کا تصور کیا ہے؟

مطلب یہ کہ کیا خدا تعالیٰ یعنی نقش دہندہ کی جملہ صفات و ذات اور انسان یعنی نقش گیرندہ کی صلاحیتوں کا صحیح تصور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے کسی نے پیش کیا؟۔ اس کے متعلق میں عیسائیت ہندوازم اور بدھ مت کو سامنے رکھوں گا۔ (باقی)

درخواستِ دعا

مکرم ملک شیر بہادر خانصاحب قانونگو ریٹائرڈ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا کئی ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ احباب کرام سے استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم ملک صاحب موصوف کو جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے آمین۔ (چوہدری) عبد الکریم خاں شاہد کاٹھگڑھی

خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔

ربوہ۔ مورخہ ۲۷ مئی ۶۰ء مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جمعہ سے قبل خطبہ پڑھتے ہوئے تقویٰ اختیار کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پر معارف ملفوظات میں سے حسب ذیل اقتباس بھی پڑھ کر سنایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی ہے۔ جس میں تقویٰ کے وصایا بھی دئے ہیں۔ سو ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔ اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے۔ جسکے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ غضب اس وقت ہو گا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اسکی ہلاکت کا باعث ہو جاوے آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات مسکینی سے سنے اس کی دلجوئی کرے، اسکی بات کی عزت کرے کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ھم الظالمون۔ تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مریگا جبتک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہو گا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو۔ تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر"۔ (ملفوظات)۔

نادار مریضوں کا علاج

نادار مریض جو اپنا علاج خود نہیں کروا سکتے بدرجہ اولی مستحق ہیں کہ صدقہ کی رقوم ان کے علاج معالجے پر خرچ ہوں اپنے مریضوں کا صدقہ دیتے وقت نادار مریضوں کا خیال رکھئے اور صدقے کی رقوم فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بھجوائیے۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کیلئے کارکن کی ضرورت

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کو ایک مبائع احمدی کارکن کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۵۰/ روپے ماہوار دی جائے گی۔ اس کو مسجد میں رہنا پڑے گا۔ سائیکل چلانا جانتا ہو۔ خواہشمند احباب امیر مقامی یا پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواست بنام چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ سیالکوٹ روانہ کریں۔

(قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

اعلان

مکرم چوہدری منظور احمد صاحب ساکنہ بہلول پور ضلع سیالکوٹ کو امارت بہلول پور کا سیکرٹری وقف جدید مقرر کیا جاتا ہے احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ناظم تعلیم وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ محترمہ مسماۃ برکت بی بی صاحبہ بعمر ۴۷ سال مورخہ ۹/۵/۶۰ بوقت ۴½ بجے صبح وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مخلص احمدی تھیں۔ نماز روزہ کی پابند اور تہجد گذار تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے لئے ہمیشہ دعاؤں میں لگی رہتیں اور حضور کی زیارت کے لئے جلسہ سالانہ پر ضرور جاتیں۔ بیماری کی وجہ سے امسال جلسہ سالانہ پر نہ جاسکیں۔ جس کا از حد افسوس تھا۔ موصیہ تھیں اور ہر قسم کے چندوں میں حصہ لینے والی تھیں۔ باقاعدہ تلاوت قرآن مجید کرتیں۔ ہر طرح کے شرک سے بیزار مہمان نواز اور سخاوت میں مشہور تھیں۔ احباب سے ان کی بلندئ درجات اور مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے چونکہ میں اس جگہ اکیلا احمدی ہوں اس لئے جنازہ پر بہت تھوڑے احباب شامل ہوئے لہٰذا احباب سے جنازہ غائب پڑھنے کی بھی درخواست ہے

(چوہدری محمد عبداللہ احمدی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر چک ۵۰/۱۲ ایل ضلع منٹگمری)

درخواستہائے دعا

(۱) ہم تیس مئی سے بی۔ایس۔سی آنرز فائنل کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد۔ صحابہ کرام۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب کی خدمت میں دعاؤں کے لئے عاجزانہ التماس ہے۔

(محمد شمیم و محمد یحییٰ۔ کراچی)

(۲) میرا ایک دوست نذیر حسین کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اور اس نے اس سال میٹرک کا امتحان بھی دیا ہوا ہے۔ احباب جماعت اس کی صحت یابی کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(نصیر احمد طاہر۔ کراچی)

(۳) میرے نسبتی برادر عبدالصمد صاحب نمبردار چک ۵/۸۸-ڈی اور رحمت اللہ و عبدالشکور پسران چوہدری عبداللہ صاحب ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ اب مقدمہ سیشن سپرد ہو چکا ہے۔ احباب سلسلہ سے باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالقیوم چک ۵ ایم۔بی تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا)

(۴) محمد شفیع صاحب ملتان چھاؤنی عرصہ سے پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں کافی علاج کیا گیا ہے لیکن کوئی افاقہ نہیں۔ احباب جماعت سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

دنیوی طور پر جن چیزوں سے لوگ عموماً محبت کرتے ہیں ان میں سے ایک چیز مال بھی ہے پس اعلےٰ نیکیوں کے حصول کے لئے جو امور سرانجام دینے پڑتے ہیں ان میں یہ امر نہایت اہمیت رکھتا ہے کہ انسان اپنے اموال کو نیک کاموں کے سرانجام دینے کے لئے خرچ کرے۔ ایک دوسری جگہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ خدا تعالےٰ کے راستہ میں جہاد کرو۔

موجودہ وقت میں اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلانے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے ادارہ کی مالی مدد کی جائے جو اسلام کو دنیا کے کونہ کونہ میں پھیلا رہا ہے۔

اس وقت تحریک جدید ہی ایسا شعبہ ہے کہ جو اپنے مبلغین کو دنیا کے کونے کونے میں بھجوا کر تبلیغ اسلام کا اہم فریضہ ادا کر رہا ہے۔ اس لئے ہم سب پر واجب ہے کہ ہم زمانہ کی ضرورت کو سمجھیں اور حتی المقدور مالی جہاد میں شامل ہونے کے لئے آگے بڑھیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

اس وقت عیسائیت اپنے لاؤ لشکر کو ساتھ لے کر اسلام کے خلاف کمربستہ ہے۔ دنیوی حکومت اور دنیوی خزائن کی اس کے پاس کمی نہیں۔ لیکن اس کے بالمقابل اسلام میں جو حقانیت ہے اس کا وہ مقابلہ کسی صورت میں بھی نہیں کر سکتی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کی طرف سے خبر پاکر اطلاع دی ہے کہ اسلام کا دنیا کے کناروں تک پھیلنا مقدر ہو چکا ہے اور کوئی دنیوی طاقت خدا تعالےٰ کے اس ارادہ کو بدلنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

پس اس وقت جو دوست سبقت اختیار کرکے اپنے وعدے جلد ادا کر دیں گے وہ زیادہ ثواب کے مستحق ہوں گے۔

لہٰذا میں دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ فاستبقوا الخیرات پر عمل کرنے کے لئے آگے بڑھیں اور جلد از جلد اپنے وعدے سو فی صدی ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

اسلامی معاشرہ کو پاکیزہ ہونا چاہیئے!

اسلام اپنے ماننے والوں کو اعلےٰ اخلاق سکھاتا ہے اور پاکیزہ زندگی کی تلقین کرتا ہے۔ نیز ایسے احکام جاری کرتا ہے کہ بدی جڑ سے کٹ جائے۔ فحش کلامی گالی گلوچ اور عیب چینی ایسے ہی امور ہیں ان سے معاشرہ خراب ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم نے اسی لئے یہ ہدایت فرمائی ولاتلمزوا انفسکم ولاتنابزوا بالالقاب (الحجرات پ ۲۶) کہ ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اور برے القاب سے باہم مت پکارو۔

نیز خدا تعالےٰ فرماتا ہے جو شخص ایمان اختیار کرتا ہے اور ان باتوں سے باز نہ آئے گا اور توبہ نہیں کرے گا فاولٰئک ھم الظالمون تو وہ لوگ ظالم ہوں گے جو خدا کی ہدایت کی خلاف ورزی کرنے والے ہوں گے۔ اس سے ظاہر ہے کہ عیب چینی اور گالی گلوچ اسلامی معاشرہ کو خراب کرنے والے ہیں جس سے مومنین کو اجتناب کرنا ضروری ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلم کو گالی دینا اسے فاسق بنانا ہے۔ اسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے ہر دو گالی گلوچ کرنے والوں میں سے اگر مظلوم نے زیادتی نہیں کی تو اس کا بوجھ اور گناہ ابتداء کرنے والے پر ہے۔ نیز ایسے ہی موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

" الذی یملک نفسہ عند الغضب " کہ شریعت میں وہ پہلوان ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ اسلامی معاشرہ کو پاکیزہ بنانے کے لئے اپنے کردار کو نیک اور اچھا بنائیں اور ماحول کو پاک رکھیں

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

(۵) میرے والد چوہدری مہر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قیام پور ورکاں بوجہ بندش پیشاب بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین (محمد شریف سابق درویش قادیان)

(۶) میرے والد محترم راجہ احمد بخش صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساہیوال بوجہ درد گردہ اور بخار عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین

(راجہ محمد یعقوب ساہیوال ضلع سرگودھا)

اشتہار زیر دفعہ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ نمبر ۵ فک الرہن موضع بدھو رجبانہ تحصیل شورکوٹ

احمد ولد شیر۔ حق نواز۔ ماہوریا پسران سلطان۔ محمد نواز ولد پہلوان سیال سکنہ بدھو رجبانہ تحصیل شورکوٹ۔

بنام

امیر چند ولد ٹھاکر داس۔ تارا چند ولد ہیرا لال۔ رام کشن ولد مولا رام غیر مسلم حال بھارت

درخواست فک الرہن کھاتہ رقبہ تعدادی ... کنال بمطابق جمعبندی ۱۹۵۴-۵۵ء

مندرجہ بالا میں امیر چند وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ مؤرخہ ۱۸ ۶/۶۰ کو صبح ۷ ۱/۲ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں . . . . ورنہ بصورت عدم حاضری کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مؤرخہ ۲۱ ۵/۶۰ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا

دستخط حاکم . . . . مہر عدالت

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن نمبر ۳ واقع موضع پاریوالہ تحصیل شورکوٹ

داد ولد امام بخش۔ قوم چچل سکنہ موضع پاریوالہ تحصیل شورکوٹ

بنام

رام چند ولد گنگا رام۔ گینڈا رام ولد گینڈا داس۔ منوہر۔ امیر چند۔ پسران ہاڑی رام راجیداس۔ ہنسراج پسران نارائن داس۔ سوہنا ولد عطر چند غیر مسلم حال بھارت

درخواست فک الرہن کھاتہ ۱۳۴ کا ۱/۱۲ حصہ بقدر ... کنال۔ کھاتہ ۱۳۵ کا ۱/۶ حصہ بقدر ... ۔ ۱۳۶ کا ۱/۱۸ حصہ موضع پاریوالہ۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں رام چند وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مؤرخہ ۱۷ ۶/۶۰ کو صبح ۷ ۱/۲ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۲۱ ۵/۶۰ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم . . . . مہر عدالت

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ نمبر ۱۶ واقع موضع بگڑی تحصیل جھنگ

حیدر ولد مراد۔ سلطان۔ نواب پسران اسمٰعیل سکنہ موضع بگڑی تحصیل جھنگ

بنام

رام دتہ ولد بشن داس۔ قوم کھتری غیر مسلم حال بھارت

درخواست فک الرہن کھاتہ ۶۴ رقبہ ... کنال۔ کھاتہ ۶۸ رقبہ بقدر ... کنال کل رقبہ ... کنال بجمعبندی سال ۱۹۵۷-۵۸ء

مندرجہ بالا میں رام دتہ فریق دوئم غیر مسلم ہے جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۱۵ ۶/۶۰ صبح ۷ ۱/۲ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جائیگی

آج مؤرخہ ۲۱ ۵/۶۰ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم . . . . مہر عدالت

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول جھنگ

درخواست مقدمہ نمبر ۱۸ فک الرہن موضع مدوکی تحصیل جھنگ۔

حشمت، فتح محمد۔ سلطان پسران اسماعیل ولد سلطان وغیرہ قوم جٹ سپرا سکنہ مدوکی تحصیل جھنگ۔

بنام

احمد ولد عنایت قوم جٹ سپرا سکنہ مدوکی۔ تحصیل جھنگ

درخواست فک الرہن کھاتہ ۷۸ کا ۱۲/۳۲ حصہ بقدر ... کنال موضع مدوکی تحصیل جھنگ و ضلع جھنگ۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں احمد مسئول علیہ حاضری عدالت سے دیدہ دانستہ گریز کر رہا ہے جس پر وجہ آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مؤرخہ ۱۱ ۶/۶۰ صبح ۷ ۱/۲ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج مؤرخہ ۲۱ ۵/۶۰ کو بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم . . . . مہر عدالت

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ نمبر ۲۴ فک الرہن واقعہ موضع سسنگرا تحصیل جھنگ

حسن۔ محمد پسران نورن۔ مسماۃ فاطمہ بیوہ نورن۔ مسماۃ سرداراں۔ مسماۃ تخت بھری دختران نورن محمد ولد سلطان۔ اللہ بخش ولد احمد قوم جٹ سکنہ کوٹ شاکر تحصیل جھنگ۔

بنام

جیونداس۔ رام چند پسران بھوپال۔ چمن لال پسران پرمانند ٹھاکر داس غیر مسلم حال بھارت

درخواست فک الرہن کھاتہ ۱۳ کا ۴/۹ حصہ کھاتہ ۱۳ کا ۲/۹ حصہ مطابق جمعبندی سال ۱۹۵۷-۵۸ء۔

مندرجہ بالا میں جیونداس وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مؤرخہ ۱۶ ۶/۶۰ صبح ۷ ۱/۲ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ کی جائے گی

آج مؤرخہ ۲۱ ۵/۶۰ کو بثبت ہمارے دستخط مہر عدالت سے جاری کیا گیا

دستخط حاکم . . . . مہر عدالت

اعلان گمشدہ

عبدالغفور ولد نوردین ملاں مرحوم قوم گوجر دھوپ چڑھی عرصہ سے لاپتہ ہے۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھے یا کسی دوست کو معلوم ہو تو نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر الفضل)

جس اڈے سے طیارہ اڑ کر آئے اُسے فوراً تباہ کر دیا جائے

سرحدوں کی خلاف ورزی کرنے والے طیاروں کے متعلق روسی وزیرِ دفاع کا حکم

ماسکو ۳۱ رمئی مارشل مالینووسکی وزیر دفاع روس نے کل ایک بیان میں کہا۔ میں نے راکٹ یونٹ کے کمانڈر کو حکم دے دیا ہے کہ اگر کوئی غیر ملکی طیارہ روسی سرحدوں کی خلاف ورزی کرے تو جس اڈے سے وہ اڑ کر آیا ہو فی الفور اس پر حملہ کر دیا جائے۔

مارشل مالینووسکی سرگرم کمیونسٹ کارکنوں کے اجلاس میں تقریر کر رہے تھے۔ جس میں مسٹر خروشیف بھی شریک تھے آپ نے دعویٰ کیا کہ روسی راکٹ ساٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر بھی دشمن کے طیارے کو مار گرانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یاد رہے امریکی جیٹ طیارہ یو ۲ ساٹھ ہزار فٹ کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔

وزیر دفاع نے کہا دنیا کا ایسا کوئی بلند پرواز طیارہ نہیں جسے روسی راکٹ گرا نہ سکے آپ نے کہا روس انتقام لینے کے لئے دشمن کے خلاف شدید ترین اقدام کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ آپ نے کہا یہ دھمکی نہیں بلکہ یہ ایک انتباہ ہے۔ آپ نے کہا روسی راکٹ ڈویژن کے کمانڈر کے نام متذکرہ حکم ایک جائز فیصلہ ہے کیونکہ یہ تو ہمیں علم ہی نہیں کہ روسی فضا میں داخل ہونے والے دشمن طیارے میں کیا ہے ہو سکتا ہے ہمیں ہائیڈروجن بم ہی نہ پھینکے جا رہے ہوں

بہت سے ممالک نے ترکیہ کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا

بقیہ صفحہ اوّل

آنے کے بعد کراچی اور انقرہ کے درمیان وائرلیس کے مواصلات کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔ لیکن کل سے یہ سلسلہ دوبارہ قائم ہو گیا ہے۔ سفارت ترکیہ کے ایک افسر نے بتایا ہے کہ سفارت کو جنرل گرسل کی جانب سے ہدایات مل چکی ہیں اور سفارت ترکیہ اور وزارتِ خارجہ ترکیہ کے درمیان وائرلیس کے سلسلے نے دوبارہ کام شروع کر دیا ہے۔ ترکیہ کے مدار المہام نے اتوار کو وزارت خارجہ کے افسروں سے ملاقات کی تھی اور انہیں حکومت ترکیہ کے نئے احکام سے مطلع کیا تھا۔

انقرہ کی ایک اطلاع کے مطابق اب ترکیہ میں بالکل امن ہے۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ترکیہ کے قانونی ماہر نیا آئین مرتب کرنے میں مصروف ہیں۔ جنرل گرسل نے ایک بیان میں امید ظاہر کی ہے۔ کہ نیا آئین چھ ہفتہ تک مرتب ہو جائیگا

ولادت

میرے بھائی چوہدری محمد سلیم صاحب عارف کو جیہہ ہمچی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محمد شفیق نام تجویز کیا گیا۔ احباب کرام و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت عطا کرے۔ اور خادم دین بنائے۔ نومولود چوہدری مہر الدین صاحب (آف بنگل باغبانان) پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قیام پور ڈرگاں کا نواسہ ہے۔ (احمد امین خالد ابن محمد یعقوب صاحب خوشنویس ربوہ)

اعلان

میں نے اپنی دکان "باجوہ جنرل سٹور" گولبازار ربوہ یکم مئی ۱۹۶۰ء سے خلیل احمد صاحب کے ہاتھ فروخت کر دی ہے۔ آئندہ اس دکان سے کسی قسم کے لین دین کی ذمہ داری مجھ پر نہ ہوگی۔

نبی احمد باجوہ
سابق پروپرائٹر۔ باجوہ جنرل سٹور

ہومیوپیتھی کے ڈپلومہ "ایم۔ بی۔ ایچ" کا نصاب

"ربوہ ہومیوپیتھک انسٹی ٹیوٹ" کے زیر اہتمام انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر ۱۹۶۰ء کے آخری ہفتہ میں ہومیوپیتھی کے "ڈپلومہ" ایم۔ بی۔ ایچ" کا پہلا پرائیویٹ امتحان منعقد ہوگا۔ اس امتحان کے لئے مندرجہ ذیل چار اُردو کتب بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں:-

(۱) ہومیوپیتھی کی پہلی کتاب -/۳ روپے (۲) کینٹ ہومیوپیتھک گائڈ -/۵ روپے
(۳) کینٹ ہومیوپیتھک پاکٹ میٹریا میڈیکا -/۵ روپے (۴) ہومیوپیتھی کے راز -/۵ روپے

مذکورہ کتب کا پورا سیٹ -/۱۹/۶ کا منی آرڈر بھیج کر "ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ" سے بذریعہ ڈاک حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جواب طلب امور کے لئے واپسی لفافہ ارسال فرمائیں۔ والسلام

خاکسار:- ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر ہومیو انچارج ربوہ ہومیوپیتھک انسٹی ٹیوٹ
فضل منزل دار الصدر غربی۔ ربوہ

اعلان برائے کتاب
"ہمارا رسولؐ"

کتاب مذکور کا نیا ایڈیشن ۳۱ رمئی ۱۹۶۰ء تک شائع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جن مجالس نے کتب منگوائی ہوں وہ آج ہی آرڈر بھجوا دیں تاکہ ان کو کتب بھجوائی جا سکیں۔ رعائتی قیمت فی جلد ۱۳ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ کتاب "ہمارا رسولؐ" اطفال الاحمدیہ کے امتحان کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ جس کا امتحان ۱۲ رجون ۱۹۶۰ء کو ہو رہا ہے۔

مینجنگ ڈائرکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار۔ ربوہ

درخواست دُعا

میری اہلیہ کو تین ہفتہ سے جوڑوں میں درد کی شکایت ہے۔ جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے بھی قاصر ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو جلد سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد احمد ڈوگر
محلہ دار الفضل ربوہ

درخواستِ دعا

(از محترم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ۔ ربوہ)

مکرم اجمل بیگ صاحب ابن مکرم میرزا ارشد بیگ صاحب مرحوم کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور درد سے دعا فرمائیں۔

(مرزا عزیز احمد۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ۵۳۵۷